تکفیریت کے مقابلہ کا لائحہ عمل۔ایک اہم ضرورت

احمد عالمی
معاون کلچرل کاؤنسلر، ایران کلچرہاؤس ، نئی دہلی

عہدحاضر میں امت مسلمہ اورمختلف اسلامی مذاہب کی حیثیت و اقدار کے لئے سب سے بڑا خطرہ تکفیری رجحان ہے۔یہ ایسا پھیلتاہوا عنصر ہے کہ جسے اگر بروقت نہ روکا گیا تو یہ ساری دنیا میں پھیل جائے گا۔عالمی سطح پر بالخصوص ہندوستان جیسے ملک میں جو امن وبقا کی مثال ہے، ایسے عنصر اور فکر کی دراندازی یہاں اور دنیا بھر کے لوگوں اورمعاشرہ کے لئے قطعاً خوش آئند نہیں ہے۔

یہی وہ منفی رجحان ہے جس سے امت مسلمہ کے باہمی تعلقات وتعاملات کے ختم ہوجانے کا اندیشہ ہے اور جس امت میں باہمی ارتباط و تعاملات کا تصور نہ پایاجائے اس کا زوال پذیر ہونا ناگزیر ہے۔جو چیز اعضائے امت کو انتہائی پر امن اورپرمسرت ماحول میں ایک دوسرے سے آپس میں جوڑ سکتی ہے وہ آپسی تعلقات ہیں اور اگر یہی تکفیریت کی نذر ہوجائیں گے تو عالم اسلام کی یکجہتی ویکسوئی کا خاتمہ ہوجائے گا ،اور معاشرہ میں قتل وغارت گری کا بول بالا ہوجائے گا۔

اگرچہ تکفیریت کے عنصر کا وجود تاریخ اسلام کے لئے کوئی نئی بات نہیں ہے بلکہ تاریخ میں ایسے منفی قسم کے سماجی اور فکری رجحانات کے شواہد پہلے سے موجود رہے ہیں تاہم عہد حاضر میں اس تکفیریت کی شکل پہلے سے بدلی ہوئی نظر آتی ہے۔۔حال حاضر میں تکفیریت کی درج ذیل چار واضح خصوصیات ہیں:

۱۔اس کا عالمگیر ہونا۔ ۲۔ اس کا ایک دوسرے سے منظم طریقہ پرمرتبط (channalized) ہونا۔۳۔ اس کے ذریعے ہونے والے غیر قانونی،بہیمانہ اور وحشیانہ قتل عام۔۴۔ عالمی سطح پر دنیا کے لوگوں کے درمیان اسلام کے رحمانی چہرے کو بگاڑ کر پیش کرنا۔

واضح رہے کہ تکفیری عمل اور رجحان سے بڑھنے والے نقصانات کا دائرہ اسلامی سرحدوں کے پار جاپہنچا ہے اور اس تکفیر نے اپنے انسان کشی پر مبنی گھنونے اعمال کے ارتکاب کے لئے

دین وتقدس کا لباس پہن کر نسل انسانی کے خاتمے کا اقدام شروع کر دیا ہے جن کی وجہ سے سب کچھ برباد ہو جائے گا۔

اگر چہ آج کل گاہے بہ گاہے، تکفیریوں سے مقابلہ کرنے کی باتیں سننے میں آتی ہیں پھر بھی ایسا لگتاہے کہ ان سے مقابلہ کرنے کے لئے ابھی تک قابل توجہ عملی قدم نہیں اٹھایا گیا۔

تکفیریت کا کیسے مقابلہ کریں؟

تکفیریت سے کا متعلق دو طرح کے عوامی رد عمل پائے جاتے ہیں: پہلا رد عمل ، لوگوں کے درمیان نفرت کا جاگنااور اجاگر ہونا ہے۔اور دوسری صورتحال یہ ہے کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ تکفیریت بری اور حرام ہے اور اس معاملہ میں ان کا یہ موقف یہیں پر اپنے فرض کومکمل اور ختم شدہ سمجھتاہے،اس کے بعد،یہ تکفیر سے مقابلہ ، اس کی جڑوں کو اکھاڑ پھینکنے اور مقابلہ کرنے کی راہوں کو تلاش کرنے کی بات نہیں کرتے ہیں۔

ہمیں محض اس کے بائیکاٹ کے اعلان پر اکتفانہ کرتے ہوئے اس کے مقابلہ کے لئے سنجیدہ طورپر بحث کے آغاز کی ضرورت ہے اوراسی کے ساتھ ساتھ تکفیریت سے مقابلہ کے لئے لازمی وسائل کی بھی ضرورت پڑے گی۔سب سے پہلا لازمی وسیلہ : تکفیری معیار اوراسباب وعلل اور اقدامات نیز ان کے افکار سے آشنائی اور واقفیت حاصل کرنا۔پھر دوسرا لازمی وسیلہ: ان کو تشکیل دینے اور معرض وجود میں لانے والے عناصر اور عوامل کی شناخت کرنا۔ ان دونوں بنیادی ذرائع اور وسائل سے آشنائی کے بعد تکفیریت کے وجود میں آنے ، اس کے رشدو نمو کرنے کے امکانات کی شناخت کے بعد، اس کا مقابلہ کرنے اور سدباب کے اقدامات کےلئے راہ حل ڈھونڈنے کے لئے لائحہ عمل تیار کرنے کی ضرورت ہے۔

تکفیریت کی پہچان کا ذریعہ

۱۔ایسی راہ حل ڈھونڈی جائے کہ جس میں سبھی مذاہب شریک ہوسکیں،اوران میں باہمی اتفاق رائے اور ان کے لائحہ عمل کو ملحوظ رکھنے جیسی خصوصیات پائی جائیں۔

۲۔تکفیریت کی شناخت کے لئے جب اس کے اوصاف معاشرے میں پائے جائیں تو ان اوصاف کو دیکھ کے بڑی آسانی کے ساتھ انداز ہ لگایا جاسکے کہ نمبر ایک تکفیریت پائی جاتی ہے

اور یہی ہے۔ نمبر دو: تکفیریت کی سطح اور میزان کس حد تک ہے۔ نمبر تین: تکفیریت کتنی ہے ۔ نمبر چار: تکفیر کا مقصد وہدف اور راستہ کیا ہے؟اور اس کی انتہا کیا ہوسکتی ہے؟

اس وضاحت کے بعد ، تکفیر کی شناخت کا معیار اور پیمانہ مندرجہ ذیل ہے:

۱۔ علی الاعلان تشدد اور اس کا دوام

تشدد، تکفیریت کی سب سے واضح علامت ہے جس کے ذریعہ وہ پہچاناجاتاہے۔حضرت علیؑ نہج البلاغہ کے خطبہ نمبر ۱۲۷ میں فرماتے ہیں"سیوفکم علی عواتقکم"! تمہاری تلواریں تمہاری گردنوں تک سونتی ہوئی ہیں ۔ ظاہر ہے کہ تلواروں کی جگہ نیام ہے البتہ جب وہ اس سے نکل کر گردنوں تک پہونچ جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم کسی کا قتل کرنا چاہتے ہیں۔

۲۔بے گناہوں پر ظلم وتشدد

بے گناہ افراد کے مخلوط مجمع پر حملہ اور اجتماعی قتل وغارتگری جو کہ سورہ زمر کی آیت "وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ " (کوئی بھی شخص دوسرے شخص کے گناہ کا بوجھ نہیں اٹھاتاہے)کی سراسر مخالفت ہے۔

اسلام نے اس پر تاکید کی ہے کہ باپ کے کئے کی سزا بیٹا نہ بھگتے جبکہ یہ بات تکفیری عقائد کے برخلاف ہے، تکفیری پورے علاقہ کو آگ میں جھو نکتاہے۔اوردوسرے کے اقدامات کو اوروں تک پہنچاتاہے یعنی اس کی سزا دوسروں کو بھگتنے پر مجبور کرتاہے۔

۳۔دوسروں کو کافر قرار دینے میں عجلت اور اس کے دائرے میں توسیع

یہ لوگ پہلے عوام کو گمراہ قرار دیتے ہیں پھر انہیں کافر ٹھہراتے ہوئے موت کے گھاٹ اتاردیتے ہیں اور ان کا یہ سلسلہ ایک انسان سے شروع ہوکر گروہوں اور جماعتوں تک پہونچتا ہے پھر گمراہ اور کافر قرار دیئے جانے کے دائرے کو بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔جیسا کہ حضرتؑ نے اپنے زمانے میں ایسے ہی تکفیری لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا: "اگر تم میری مخالفت پرصرف اس لئے آمادہ ہوکہ تمہارا گمان ہے کہ میں خطاکار ہوں، گمراہ ہوں تو کیوں سب کے خلاف تلوار اٹھائے ہوئے ہواور کیوں گناہگاروں اور بے گناہوں کو ایک ہی نظر سے دیکھتے ہو"۔ (خطبہ ۱۲۷، نہج البلاغہ)

۴۔ دین سے دوری
علمائے اسلام کی کتابوں میں درج ہے کہ تکفیری لوگ ، دائرہ اسلام سے خارج ہیں یعنی یہ لوگ دین کے حدود کو پار کرچکے ہوتے ہیں یہ لوگ دینی پیشوا اور علماء سے کنارہ کشی کرتے ہوئے خود کو مکمل عالم دین تصور کرتے ہیں اور دین سے دوری اختیار کرتے ہیں۔

اجزائے تکفیریت
تکفیری اجزائے ترکیبی اور عناصر کی شناخت کے بعد انسان ان کے قریب جانے سے پرہیز کرسکتاہے۔جہالت اور نفسیاتی پریشانی (Ignorance and psychological Complex) تکفیریت کے دوبنیادی عناصر واجزائے ترکیبی ہیں۔

جہالت:
تکفیریوں کے یہاں شریعت کی جگہ جہالت کی حکمرانی ہوتی ہے، ان میں کوئی فقیہ نہیں ہوتا اور نہ ہی ان کی کوئی فقہ ہے البتہ فقہ سے مراد آج کی مروجہ اصطلاحی فقہ نہیں ہے بلکہ وہ فقہ ہے جو ابتدائے اسلام میں رائج تھی جوفقہ اخلاق، فقہ نفس اور فقہ وجود پر مشتمل تھی۔
فقہ اخلاق وفرض شناسی:جواحکام پنجگانہ واجب حرام، مستحب، مکروہ اور مباح وغیرہ کو بیان کرتی ہے۔
فقہ نفس: جو انسان کو دنیاوی زندگی کی رعنائیوں میں مبتلا ہونے سے نجات دیتی ہے اور آخرت کی کامیابی کے لئے ، غفلت سے محفوظ رکھتی ہے۔
فقہ وجود: جو انسان کے وجود کو، رحمت الٰہی پر توجہ کرنے کی توفیق عطا کرتے ہوئے اسے اللہ کی ذات سے جوڑتی ہے۔جو فقہ وجود سے بے بہرہ ہو اس کے دینی اعمال بھی اس کے اندر کسی تبدیلی کا باعث نہیں بن سکتے۔وہ خداسے ارتباط اور اس کی معنویت ورحمانیت کا حسین جلوہ اور مظہر واقع نہیں ہوسکتا ہے۔
فقہ وجود ہی وہ ہے جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ دین انسانوں کے لئے محض فرائض کی رسم ادائیگی کانام نہیں ہے چنانچہ روایت ہے کہ کیا دین محبت کے علاوہ اور کچھ ہے؟ " ھل الدین ال الحب"۔

دین یہ چاہتاہے کہ انسان کے دل میں اللہ کے لئے ایک خصوصی انس پایا جائے تاکہ اس کا وجود اس کی محبتوں کامرکز قرار پائے اور پھر اس محبت کا سلسلہ دیگر انسانوں اور اس کی مخلوقات تک جاری رہے۔فقیہ کامل وہ ہے جو لوگوں کو رحمت خدا سے مایوس نہ ہونے دے۔

ہمیں چاہئے کہ ہم لوگوں کو محض روز مرہ کے فرائض کی تعلیم نہ دیں اگرچہ وہ بہت اہم ہیں بلکہ کوشش کریں کہ فقہ نفس،فقہ اخلاق اور فقہ وجود تینوں سے واقفیت بھی ساتھ ساتھ ہو، آج کا انسان الفت وآشتی کا بھوکاہے اور یہ خدا سے ظاہری نہیں بلکہ واقعی ارتباط کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا۔حالانکہ تکفیریوں کی سب سے بڑی پریشانی یہ ہے کہ ان کاان تینوں فقہوں سے کوئی تعلق نہیں ہے مجموعی طورپر وہ ان سب کے قائل ہی نہیں ہیں اور ان کا خیال یہ ہے کہ وہ دین سے جڑے ہوئے ہیں حالانکہ جو کچھ ان کے پاس ہے وہ دین نہیں ہے، نہ ہی وہ اس دین کے خدا کو سمجھے ہیں نہ ہی اس دین کے احکام کو اور نہ ہی انہیں مستقبل میں در پیش راہوں کو، یعنی نہ آخرت کے راستوں کا علم ہے اور نہ ہی جہنم کا خوف ہے۔

۲۔نفسیاتی پریشانی

تکفیری افراد ایک فکری اور نفسیاتی گھٹن اور اندرونی دباؤ کا شکار ہیں، یہی وجہ ہے کہ وہ دنیا کی تمام چیزوں کو انتہائی شک کے زاویہ سے دیکھتے ہیں اور نتیجہ میں دنیا اور دین دونوں کے دائرہ کو خود پر تنگ کرلیتے ہیں جبکہ دین زحمتوں کے بجائے رحمتوں کے اسباب فراہم کرتاہے۔تکفیری ذہنیت کے لوگ اسلامی نفسیات کے بر خلاف کہ جو خدمت خلق پر آمادہ کرتی ہے، بے گناہ انسانوں کے قتل کے درپے رہتے ہیں۔

تکفیریوں کے کارناموں کے نتائج

اگر معاشرہ میں تکفیریت پھل پھول کر اپنے پیروں پر کھڑی ہوجائے گی تو پھر سماج میں کبھی بھی امن و آشتی اور روحانیت کی فضا قائم نہیں ہوسکتی ہے۔

بہر حال اس کے حل موجود ہیں اور اگر عالم اسلام کے علماء نت نئے راہ حل کی جستجو اور موجودہ راہ حل کی تائید کریں تو اس مشکل کی بیخ کنی کی جاسکتی ہے۔

تکفیریت کا حل

ہمیں جاننا چاہئے کہ دین اسلام تکفیریت کو حرام جانتا ہے اور ہر کلمہ شہادتین جاری کرنے والے کو خواہ وہ کسی بھی فرقہ کا ہو، مسلمان مانتا ہے لہٰذا اس حقیقت کے پیش نظر تکفیریت کے خاتمہ کے لئے میڈیا کا زیادہ سے زیادہ استعمال ہونا چاہئے۔ اس سلسلے میں مزید دیر کرنے اور اقدام نہ کرنے کی صورت میں تکفیریوں کو مزید مواقع فراہم ہوں گے اور یہ اسلام دشمنوں کے لئے انتہائی خوش آئند بات ہوگی۔

البتہ تکفیریوں سے برتاؤ کے وقت میں تقویٰ الٰہی ملحوظ خاطر رکھا جائے اگر کسی گروہ کو کفر کے الزام میں غیر مسلم قرار دینا تکفیریت ہے تو اسی طرح بلا دلیل کسی کو تکفیری گروہ سے جوڑنا بھی غیر اسلامی ہے۔ تکفیریوں سے متعلق یہ ذہن نشین رہے کہ یہ دو گروہوں پر مشتمل افراد ہیں ایک وہ جو ان کے سردار ہیں اور لوگوں کے خلاف کفر اور قتل کا حکم صادر کرتے ہیں دوسرے وہ جو آنکھ بند کرکے اس پر "آمنّا وصدّقنا" کہتے ہوئے عمل کرتے ہیں۔ پہلا والا گروہ قابل گفتگو ومذاکرہ نہیں ہے لہٰذا ان سے مسلمانوں اور علماء کو نپٹنے کی ضرورت ہے۔ لیکن ان کے پیروکاروں کو ان کی اندھی تقلید سے گفت وشنید کے ذریعہ باز رکھا جاسکتا ہے۔

امید ہے کہ مذکورہ اقتباسات عصر حاضر کو درپیش اس اہم مسئلہ کے حل میں مددگار ہونگے۔

☆